جلدبندی یا مصحف بنانے میں کی گئی۔ بہر حال عہد خلافت صدیقی کا یہی شاہی نسخہ تھا جو مصحف کی شکل میں تیار ہوا۔ اور گو عام مسلمانوں کی انفرادی آزادی میں اس وقت دخل نہ دیا گیا۔ تاہم پورے قرآنی رسالوں کو باحتیاط تمام جلد بند ہو کر حضرت ابوبکرؓ کی حفاظت میں رہا۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں ان کی تحویل میں رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس تھا کہ عہد عثمانیؓ میں صحابہؓ کی رائے ہوئی کہ اب اسی شاہی نسخہ کی عام اشاعت کی جائے، تب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے باضابطہ ایک خاص سررشتہ کی نگرانی میں اس کی متعدد نقلیں کرائی گئیں۔ اس سررشتہ کے افسر اعلیٰ بھی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی دفتر سے حضرت عثمانؓ نے ہر صوبہ میں ایک ایک نسخہ اپنے گورنروں کو بھیج کر فرمان جاری کر دیا کہ مصحف یعنی مجلد بنانے میں عام مسلمان اسی کی پیروی کریں۔ نیز مختلف قبائل اور نومسلم قوموں کی وجہ سے لہجہ کا جو اختلاف ہو گیا تھا۔ حکم دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لہجہ یعنی قریش کے لہجہ پر یہ لہجہ لکھوایا گیا ہے۔ اسلئے آئندہ اسی لہجہ کی مسلمان پابندی بھی کریں بلکہ شاید یہی فرمان ایک مستقل فن قراۃ و تجوید کی بنیاد بن گیا۔ الحمدللہ اس وقت تک اسی لہجہ میں پڑھنے والے اور پڑھانے والے کروڑوں کی تعداد میں ہر اسلامی ملک میں موجود ہیں۔ یہ ہے مختصر داستان قرآن کی کتابت اور اس کی آیات و سور کی ترتیب کی جس میں بجز بخاری کی مشہور روایت کے کسی کمزور ضعیف ہوائی روایت سے قطعاً نفع نہیں اٹھایا گیا ہے اور جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بخاری کی اس روایت کے الفاظ کا صریح مفاد ہے جس کا جی چاہے میرے بیان کو اس حدیث پر پیش کر کے اپنا اطمینان کرسکتا ہے +

(باقی)

"محدث" کی شان میں

(از جناب بدر الحسن صاحب جہسوانی)

مبارکباد دیتا ہے یہ احقر — خدا ہے تجھ پہ حفاظلِ گستر
تری وہ شان ہے اللہ اکبر — کہ حق گوئی سے تو ہے حق کا دلبر
عدیم المثل ہیں تیری ادائیں — ترا ہر لہجہ ہے واللہ خوشتر
تجھے بخشی ہے حق نے ایسی قوت — عدو کے حق میں حقانی ہے خنجر

یہی بدر الحسن کی بس دعا ہے
چمکتا تو رہے تا روزِ محشر